

دارالعلوم دیوبند اور دہشت گردی

دارالعلوم دیوبند محض ایک دینی مدرسہ اور تعلیمی و تربیتی ادارہ ہی نہیں بلکہ ایک عظیم دینی، علمی اور اصلاحی تحریک کا عنوان ہے جس نے ملت اسلامیہ کو فکر و نظر کی طہارت و پاکیزگی، قلب و جگر کو عزم و استقامت اور جسم و جان کو تازگی و توانائی بخشنے میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اقامت دین اور حریت فکر کی یہی ہمہ گیر تحریک آج ”دیوبندیت“ کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے۔ یہ دیوبندیت کوئی جدید مذہب یا فرقہ نہیں بلکہ سلف صالحین سے متوارث قدیم مسلک اہل سنت و الجماعت کا ایک متوازن و جامع مرقع ہے جس میں اہل سنت و الجماعت کی تمام شاخیں مربوط اور ہم آہنگ ہو گئی ہیں۔ شاعر مشرق علامہ اقبال لاہوریؒ سے کسی نے ایک موقع پر پوچھا تھا کہ یہ دیوبندیت کیا چیز ہے؟ یہ کوئی مذہب و فرقہ ہے؟ تو انہوں نے نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں فرمایا کہ ”یہ مذہب ہے نہ فرقہ بلکہ ہر معقول پسند آدمی کا نام دیوبندی ہے۔“ ایک جملے میں دیوبندیت کی یہ حقیقت نہایت تعریف انہیں کے کمال فکر و ادب کا حصہ ہے۔

ہندوستان کی سیاسی و ثقافتی تاریخ پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ سلطنت مغلیہ کے زوال کے دوران ہر قسم کا بگاڑ پیدا ہو گیا تھا۔ شریعت کی جگہ رسوم نے، عقیدہ کی جگہ توہمات نے اور سیاست کی جگہ سازشوں نے لے لی تھی۔ علماء دین اور مشائخ ارشاد بھی، جن کا معاشرہ کی اصلاح میں اہم کردار رہا ہے، اس عمومی زبوں حالی سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکے تھے اور مسلکی و طبقاتی تشنیت و انتشار کا شکار ہو کر ایک دوسرے سے دست و گریباں تھے۔ فقہا صوفیوں کو ذہنی اوہام کا اسیر، باطل تخیلات میں گرفتار اور گم کردہ راہ بتاتے تھے اور صوفیا فقہیوں کو محروم باطن، ظاہر پرست اور ذوق شریعت سے عاری ٹھہراتے تھے۔ علماء حدیث متکلمین کو عقل کا غلام اور نصوص کتاب و سنت سے بے گانہ کہتے تھے اور علماء کلام محدثین کو لفظی تعبیرات میں گم بندہ، ظواہر کا طعنہ دیتے تھے اور اس طبقاتی آویزش میں اس قدر شدت پیدا ہو گئی تھی کہ اس نے باہمی نزاع کی صورت اختیار کر لی تھی

اور ہر طبقہ دوسرے کے ابطال بلکہ تکفیر پر آمادہ نظر آتا تھا۔ تحریک دارالعلوم دیوبند نے اپنے مبنی براعتدال اور جامع مسلک میں جو درحقیقت حکیم الامت امام کبیر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی دعوت اصلاح و انقلاب کا نقش ثانی اور عکس جمیل ہے، حدیث، تفسیر، فقہ، اصول فقہ، کلام، تصوف، حقیقت و معرفت وغیرہ جملہ اسلامی علوم و فنون اور احوال و مقامات کو مناسب ترتیب سے جمع کر دیا کہ تمام اسلامی علوم و فنون اپنی بھرپور افادیت کے ساتھ ہر کے موتیوں کی طرح ایک سررشتہ میں منسلک ہو گئے جس سے مسلکی اور علمی طبقات کے ایک نقطہ پر جمع ہونے کی صورت پیدا ہو گئی۔ بالفاظ دیگر یوں سمجھئے کہ تحریک دارالعلوم دیوبند یا دیوبندیت کے دو بنیادی عنصر ہیں: ایک علمی اور دوسرا اخلاقی، اور یہ دونوں عنصر اپنے دامن اعتدال و جامعیت میں تمام اسلامی طبقات اور مسلکوں کے مغز اور روح کو سمیٹے ہوئے ہیں، اس لیے دیوبندیت صحیح معنوں میں سارے علمی و اخلاقی طبقات کا مرکز اجتماع ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے فضلا اور ان فضلا کے تلامذہ نے دیوبندیت کے اسی مذکورہ علمی و فکری منہاج پر اپنے اپنے علاقوں اور دائرہ اثر و رسوخ میں اسلامی مدرسے اور تعلیمی درس گاہیں قائم کیں۔ یہ سارے ادارے اپنی مستقل حیثیت رکھنے کے باوجود اصولاً اسی نظام ششی (دارالعلوم دیوبند) کے ستارے ہیں جن کی ضیا پاش کرنوں سے نہ صرف برصغیر کا علمی و دینی گوشہ گوشہ تاب ناک ہے بلکہ پورے براعظم ایشیا اور اس سے بھی گزر کر افریقہ اور یورپ کے دور دراز براعظموں کو بھی علم و ہدایت کے اجالے پہنچا رہے ہیں۔ اس طرح دارالعلوم دیوبند کی یہ دینی، علمی اور اصلاحی تحریک جس کا آغاز ہندوستان کے ایک غیر معروف، کم نام قبضے سے ہوا تھا، آج ایک عظیم عالم گیر تحریک کی حیثیت سے بین الاقوامی برادری میں اپنی خاص پہچان رکھتی ہے۔ دیوبندی فکر کے حامل دنیا میں پھیلے سارے دینی مدارس دراصل اسی شجرہ طوبی کی شاخیں ہیں۔ اصل و فرع کا یہ ایسا اوٹ رشتہ ہے جو رد و قبول کے رسمی ضابطوں سے بالاتر اور قرب و بعد کی حدوں سے بے نیاز اور معنوی تقسیم و تجزیہ سے ماورا ہے۔

دارالعلوم دیوبند اور اس کے فکر و عمل سے ہم آہنگ ان مدارس اسلامیہ میں ایک معقول تعداد ایسے مدرسوں کی بھی ہے جو ہندوستان کی آزادی سے بہت پہلے سے قائم ہیں اور بغیر کسی انقطاع کے مسلسل علم و تہذیب کی روشنی پھیلانے میں مصروف کار ہیں جنہیں سامراجی حکومت بھی اچھی نظر سے دیکھتی تھی اور ان کی علم پروری، انسانیت نوازی اور وطن دوستی کی کھلے دل سے معترف تھی۔

غرضیکہ ہندوستان میں موجود ان مدرسوں نے اپنی تعلیم و تربیت کے ذریعے سے جہاں اسلامی علوم

وفنون کے ماہرین پیدا کیے، جن کی علمی خدمات کی بدولت دنیا میں ہندوستان کا نام سر بلند اور روشن ہوا، وہیں زندگی کے ہر شعبے کے لیے فرض شناس، دیانت دار رجال کا رہ بھی فراہم کیے جن سے براہ راست ملک کے استحکام و ترقی میں غیر معمولی تعاون ملا ہے۔ اعلیٰ انسانی قدروں کے فروغ، تہذیب و تمدن اور حسن معاشرت کو رواج دینے میں ان مدرسوں نے جو قابل قدر خدمات انجام دی ہیں، ان کے پیش نظر بغیر کسی تردد کے کہا جاسکتا ہے کہ ایک منصف مزاج، حقیقت شناس، تعصب و تنگ نظری سے بری تجربہ نگار جب حکومتوں کے مصارف اور امداد و تعاون سے چلنے والے تعلیمی اداروں اور ان مدرسوں کی علمی، سماجی خدمات کا تفصیلی جائزہ لے گا تو سرکاری تعلیمی اداروں کے مقابلے میں مدارس کی وسیع تر انسانیت نواز خدمات کی تحسین کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

مگر آج کے آزاد بھارت میں، جو دستوری اعتبار سے جمہوریت اور سیکولرزم کا پابند ہے، آئین و قانون کی رو سے جہاں ہر مذہبی و لسانی اکائیوں کو اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور چلانے کا مکمل حق حاصل ہے، ایک خاص فکر و ذہن اور سیاسی نقطہ نظر کے تحت سر زمین ہند سے اسلامی مدرسوں کو مٹا دینے یا کم از کم انہیں تہذیبی طور پر بے جان بنا دینے کی ملک گیر پیمانے پر مہم چلائی جا رہی ہے اور عصری سیاست کے ماہر میکاؤلی کی اس تھیوری کے مطابق کہ ”اپنے دشمن کو مارنے سے پہلے ضروری ہے کہ اسے خوب بدنام کیا جائے“ انسانی قدروں کے محافظان مدرسوں کو بغیر کسی معقول بنیاد اور قانونی ثبوت کے دہشت گرد بتایا جا رہا ہے اور حیرت تو اس پر ہے کہ دہشت گردی جن لوگوں کی سرشت میں پیوست ہے، جن کا دامن حیات دہشت گردی کے سیاہ داغوں سے تیرہ و تاریک ہے، جن کی دہشت گردیوں سے ملک کی سب سے زرخیز اور ہر اعتبار سے شاد و آباد ریاست کھنڈر میں تبدیل ہو گئی ہے، جن کے دہشت گردانہ حملوں سے زندوں کے مکانات، مردوں کے مزارات، اقلیتوں کی عبادت گاہیں ہی نہیں بلکہ ریاست کی اسمبلیاں تک محفوظ نہیں ہیں، جن کی دہشت گردیوں کی شہادت مظلوم اقلیتوں کے خون سے لت پت ارض وطن کا چپہ چپہ دے رہا ہے، آج بھی لوگ ان مدارس کو دہشت گرد بتاتے ہیں جن کی سلامت روی، امن پروری اور وطن دوستی کے اپنے ہی نہیں، پرانے تک معترف ہیں۔ اسی جون، جولائی کے مہینوں میں فرانس اور جرمنی کے سفر ابرائے ہند نے دیوبندی مکتب فکر سے متعلق براہ راست معلومات فراہم کرنے اور صحیح حقائق کو جاننے کی غرض سے دارالعلوم دیوبند آ کر یہاں کے نظام تعلیم و تربیت کا بغور مطالعہ کرنے، طلبہ و اساتذہ اور انتظامیہ سے براہ راست گفتگو کرنے کے بعد اپنے تحریری معائنے میں صاف لفظوں میں اس کا اعتراف کیا کہ دارالعلوم دیوبند اور دیوبندی مکتبہ فکر کے بارے میں آج کل جو باتیں پھیلانی جا رہی ہیں، ان کا حقائق و واقعات سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ بالخصوص جرمنی کے نائب سفیر

نے تو دارالعلوم دیوبند میں چوبیس گھنٹے سے زائد گزارے اور درس گاہوں میں جا کر اساتذہ کی درسی تقریریں سنیں، طلبہ کے حجروں میں پہنچ کر ان کے رہن سہن اور طرز زندگی کو سمجھنے اور ان سے طویل گفتگو کر کے ان کے عندیہ تک پہنچنے کی کوشش کی۔ اس تفصیلی تحقیق و تفتیش کے بعد وہ اس درجہ متاثر ہوئے کہ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ سے عرض کیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں کے اساتذہ کا ایک وفد ہمارے یہاں جرمن آئے اور وہاں آباد مسلمانوں کو اپنے خیالات اور طرز معاشرت سے آگاہ کرے اور مزید برآں دہلی واپس جا کر دارالعلوم دیوبند کے بارے میں انگریزی اخبارات میں ایک مضمون بھی شائع کرایا جس میں اس کے بارے میں نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

یہ ہے دارالعلوم دیوبند اور دیوبندیت کی غیروں کی نظر میں سچی تصویر جسے خود دلش باشی اپنے سیاسی مقاصد اور تنظیمی مفاد کے تحت دہشت گرد بتا رہے ہیں اور دنیا کو گمراہ کرنے کے لیے اپنے اہل کاروں سے جھوٹی رپورٹیں اور آرٹیکل تحریر کر کے عالم گیر پیمانے پر انہیں نشر کیا جا رہا ہے:

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

لیکن یہ اغراض پسند اچھی طرح سے سمجھ لیں کہ جب تک ہندوستان میں آئین و انصاف کی عمل داری باقی ہے، حق و باطل میں امتیاز کرنے کی صلاحیت زندہ ہے، تہذیب و شرافت کا بول بالا ہے اور انسانی قدروں کا احترام جاری ہے، یہ لوگ اپنے مذموم سیاسی مقاصد میں کام یاب نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ان جھوٹے، من گھڑت پروپیگنڈوں سے علم و تہذیب کے ان سرچشموں کو گدلا کر سکتے ہیں کیونکہ سچائی اور صداقت بہر حال زندہ و پابندہ رہتی ہے اور جھوٹ و فریب کی قسمت میں تباہی و بربادی ہی ہے۔ جساء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

(بشکریہ ماہنامہ ”دارالعلوم“ دیوبند)

○ انا للہ وانا الیہ راجعون ○

مولانا زاہد الراشدی کے خالو، جمعیۃ اشاعت التوحید والسنۃ گوجرانوالہ کے رہنما اور معروف عالم دین مولانا عبدالحمید قریشی گزشتہ دنوں قضائے الہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا مرحوم ایک باجمیت اور سرگرم دینی رہنما تھے اور گزشتہ کئی سال سے متعدد جسمانی عوارض سے دوچار تھے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ وہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں مرحوم کی دینی خدمات کی قبولیت اور بلندی درجات کے لیے دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

ماہنامہ اشریعہ / ستمبر ۲۰۰۲ء